السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ متعہ حلال ہے اوراس کی دلیل یہ ہے :

مَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ... ٢٤ ... سورة النساء

’’جن عورتوں سے تم فائدہ حاصل کرو ان کا مہر جو مقرر کیا ہوا دا کردو۔‘‘

اور یہ کہ متعہ کو نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد حرام قرار دیا گیا اور ظن غالب یہ ہے کہ اسے حضرت عمرؓ نے حرام قرار دیا اور خلیفہ چہارم حضرت علی بن ابی طالبؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر حضرت عمرؓ متعہ کو حرام قرار نہ دیتے تو پھر کوئی بدبخت ہی زنا کرتا، اس روات کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام کے ابتدائی دور میں متعہ حلال تھا کیونکہ لوگ کفر کو نئے نئے چھوڑ کر آرہے تھے تو کچھ وقت کے لئے ان کی تالیف قلب کے طور پر اسے حلال رکھا گیا اور پھر نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے زمانہ میں اسے روز قیامت تک حرام قرار دیا، حضرت عمرؓ نے اسے حرام قرار نہیں دیا تھا بلکہ انہوں نے تو متعہ حج سے منع کیا تھا جس کی وجہ سے بعض لوگں نے غلطی سے آپ کی طرف سے متعہ نکاح کی ممانعت کو منسوب کردیا، اس سلسلے میں حضرت علیؓ سے جو قول منقول ہے تو یہ رافضیوں نے ازراہ کذاب وجھوٹ مشہور کررکھا ہے۔ جہاں تک اس آیت کا تعلق ہے جسے سوال میں ذکر میں کیا گیا ہے تو یہ آیت متعہ نہیں بلکہ نکاح ے بارے میں ہے اور اجرتوں سے مراد مہر ہیں جیساکہ آیت ہے :

وَءاتُوا النِّساءَ صَدُقـٰتِهِنَّ نِحلَةً ... ٤ ... سورة النساء

’’اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دیا کرو۔‘‘

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 262

محدث فتویٰ